بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۸ احسان ۱۳۴۲ھش ۵ ۱ محرم ۱۳۸۳ھ ۸ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۳۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احادیث سے مسیح موعود کا کام یکسر الصلیب ثابت ہوتا ہے

ایسا ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ اِس زمانہ میں صلیبی فتنہ خطرناک طور پر پھیلا ہوا ہے۔

"عیسائیوں کا فتنہ اُمّ الفتن ہے اس لئے چودھویں صدی کے مجدد کا کام یکسر الصلیب ہے۔ پھر چونکہ یہ علامت اس پر صادق آئی اس لئے چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود قرار پایا۔ کیونکہ احادیث سے مسیح موعود کا کام یکسر الصلیب ثابت ہوتا ہے۔ اب جبکہ ہمارے مخالفوں کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کام یکسر الصلیب ہی ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے سامنے یہی مصیبت ہے پھر انکار کے لئے کونسی گنجائش ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کا مجدد ہی ہوگا۔ ہماری توجہ ان لوگوں کی طرف ہے جن کو حق کی پیاس ہے لیکن جو حق کی تلاش نہیں چاہتے۔ جن کی طبیعتیں معکوس ہیں وہ ہم سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یاد رکھو ہدایت تو ان کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے۔ وہ لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے جو تدبّر نہیں کرتے۔ پس طالب ہدایت سمجھ لے کہ موجودہ حالتوں میں چودھویں صدی کے مجدد کا یہ کام ہے کہ کسرِ صلیب کرے۔ کیونکہ صلیبی فتنہ خطرناک پھیلا ہوا ہے۔ اسلام ایسا دین تھا کہ اگر ایک بھی اس سے مرتد ہو جاتا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی لیکن اب کس قدر افسوس ہے کہ مرتد ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہونچ گئی ہے اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان کی نسبت جس کی پاک باطنی کی کوئی نظیر دنیا میں موجود نہیں قسم قسم کے دلآزار بہتان لگا رہے ہیں۔ کروڑوں کتابیں اس سید المعصومین کی تکذیب میں اس گروہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ بہت سے مستقل ہفتہ وار اور ماہوار اخبار اور رسالے اس غرض کے لئے جاری کر رکھے ہیں۔

پھر کیا ایسی حالت میں خدا تعالے کوئی مجدد نہ بھیجتا؟ اور پھر اگر کوئی مجدد آتا تو تم ہی خدا کے واسطے سوچکر بتاؤ کہ کیا اس کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ رفع یدین کے جھگڑے کرے یا آمین بالجہر پر مرتا پھرے؟

(الحکم ۷ اجولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۷ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولے کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۰-۱۱-۱۲ جون ۱۹۶۳ء کو صبح سات بجے سے دس بجے تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں طلباء کا داخلہ ہوگا۔ داخلہ کا معیار میٹرک پاس ہے جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ وقت مقررہ پر دفتر جامعہ احمدیہ میں انٹرویو کے لئے آجائیں۔

داخلہ کے خواہشمند طلباء کے پاس مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہونے ضروری ہیں

(۱) میٹرک کا سرٹیفکیٹ یا تصدیق ہیڈ ماسٹر صاحب

(۲) سکول کا کیریکٹر سرٹیفکیٹ

علاوہ ازیں اپنے والد یا سرپرست کی تحریری اجازت بھی ساتھ لانا ضروری ہے۔

نوٹ:۔ انٹرویو سے قبل فارم داخلہ دفتر جامعہ احمدیہ سے حاصل کرکے پُر کرنے کے بعد دفتر جامعہ میں دینا ضروری ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب چھپوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مختلف جماعتیں اور احباب اس کتاب کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ احباب اور جماعتیں اپنے آرڈر کے ہمراہ اخراجات بھی بھجوادیں تاکتاب جلد سے جلد ان کے آرڈر کی تعمیل میں بھجوائی جاسکے (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ر جون ۶۳ء

اسلام کی صلح جوئی اور عیسائیوں کی ناشکر گزاری

(۲)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے اس وقت دنیا پر انتہائی بت پرستی کا زمانہ چھایا ہوا تھا۔ تمام یورپ اور تمام ایشیا جو اس وقت دنیا کے مرکز تھے بت پرستی کی گہرائیوں میں گرے ہوئے تھے۔ شام میں یہودیوں کو چھوڑ کر مصر سے لے کر مراکو تک اور عراق سے لے کر چین تک ہر ملک میں طرح طرح کے قومی بت پوجے جاتے تھے۔ برصغیر ہند میں ویدک دھرم میں بھی بت پرستی سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی تھی۔ جس طرح روم میں انسان کو خدا بنا لیا جاتا تھا اسی طرح دوسرے ممالک خاص کر برصغیر ہند میں بھی انسانوں کو خدا بنا لیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامؑ کو ہندوؤں نے خدا ہی سمجھ رکھا تھا۔ اسی طرح دوسرے ممالک کا حال تھا۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت مخالفت کی اور آپ کو بظاہر صلیب دیکر مار دیا۔ آپ کے شاگردوں نے بہر حال تبلیغی کام جاری رکھا۔ اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ شاگردوں نے اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیں۔ یہودیوں کی سخت مخالفت کی وجہ سے ان کو دوسری اقوام کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ انہوں نے ایسا کرنے میں کسی بدنیتی سے کام لیا بلکہ ہمارا خیال ہے کہ ان سے یہ اجتہادی غلطی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت سرزد ہوئی۔

الغرض اس اجتہادی غلطی کی وجہ سے ان کو وہ دقتیں پیش آئیں جن کا ذکر ہم اپنے کسی پہلے اداریہ میں کر چکے ہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو ہی صرف بت پرستانہ رنگ نہ دیا بلکہ بت پرستوں کو قابل قبول بنانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جوپیٹر (رومی دیوتا اعظم) اور ہندوؤں کے رام اور کرشن کی طرح خدائی اوصاف سے متصف کر دیا۔ انہوں نے ایسا اس لئے کیا کہ غیر اقوام کی ذہنیت سے فائدہ اٹھایا جائے اور تمام بتوں کو توڑ ڈالا جائے ان کی جگہ یسوع مسیح کو دیوتا اعظم کا مقام دلایا جائے۔

اس سے بظاہر یہ فائدہ ہوا کہ اس زمانے کی ذہنیت کے لحاظ سے ایک یہودی پیغمبر بت پرستوں میں مقبول ہو گیا جو بظاہر کسی اور طرح ہونا ان حالات میں سخت مشکل تھا۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ مختلف دیوتاؤں کی بجائے تمام غیر اقوام میں ایک ہی دیوتا کا تصور رخلق ہو گیا۔ اور متعلقہ بت پرست اقوام میں ظاہرا بت پرستی کا قلع وقمع ہو گیا۔ علاوہ اس کے یہ فائدہ بھی ہوا کہ غیر اقوام میں بائبل بھی جس میں واحد خدا پرستی کی تعلیم ہے رواج پذیر ہو گئی جس سے خاص کر یورپ میں بت پرستی مٹانے میں بہت مدد ملی۔

اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ خود شاگرد توحید ہی کے قایل تھے چنانچہ اعمال میں بت پرستی کے خلاف بھی بہت کچھ مواد ملتا ہے تاہم آخر میں جا کر اس طریق کار کا یہ بڑا نقصان ہوا کہ تمام عیسائی دنیا ایک ایسے دوراہے پر پڑ گئی کہ جس کے نتیجہ میں موجودہ عیسائیت کے مشرکانہ رجحانات کی بنیاد محکم ہوئی اور وہ چیز جس کو شاگردوں نے مصلحتاً اختیار کیا تھا بت پرست اقوام کے زیر اثر محض توہمات اور خیالی باتوں کا ایک پلندہ بن کر رہ گئی جس پر عیسائیت کا استدلال اور فلسفیانہ محل تیار ہوتا چلا گیا۔ اور آخر توحید نے تثلیث کی جو صورت اختیار کی اس کے لئے عیسائی داناؤں نے نہایت دلچسپ علم الکلام ایجاد کیا جس سے آج تک کام لیا جاتا رہا ہے۔

جب مسلمانوں کے ساتھ میل جول سے یورپ میں احیائے علوم کا دور آیا اور یورپ کے لوگوں نے مسیحی علم الکلام کا جائزہ لینا شروع کیا اور تجرباتی اور مشاہداتی سائنس میں ترقی ہونے لگی تو بعض لوگوں نے مذہب کو محض خیالی چیز سمجھ کر ناقابل اعتنا قرار دیا۔ اور آج تک متشککین کا ایک مضبوط گروہ یورپ اور امریکہ میں الحاد کے زیر اثر پرورش پا رہا ہے۔ بلکہ مارکس ایسے اشتراکیوں نے تو کھلم کھلا مذہب کا مقابلہ شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے ہی منکر ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ عیسائیت کی یورپ اور امریکہ میں موجودہ مشکلات اس خیالی مذہب کی وجہ سے ہیں جو عیسائیت نے پیش کیا ہے۔ اس طرح موجودہ عیسائیت نے دین کو سخت دھچکا لگایا ہے۔ اور یورپ امریکہ اور روس کے داناؤں نے خیالی عیسائیت ہی سے متاثر ہو کر مذہب کی افادیت کا انکار کیا ہے اور مادیت کی راہ پر چل پڑے ہیں۔

آج دنیا کا ترقی یافتہ ذہن جو سائنس کے مشاہداتی اور تجرباتی طریق کار سے متاثر ہے موجودہ عیسائیت ایسے دین کو جس میں عقل سے ذرا بھی کام نہیں لیا گیا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے موجودہ عیسائیت کی تمام غلطیوں کو واضح کر دیا ہے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھا دیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ کس طرح موجودہ عیسائیت دنیا کے لئے لعنت بنی رہی ہے اور جب تک موجود رہے گی لعنت بنی رہے گی۔ اس کی وجہ سے ہی دنیا میں الحاد ترقی کر رہا ہے کیونکہ یہ انسانی عقل کو قطعاً اپیل نہیں کر رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دنیا کے سامنے صحیح مذہب نہ ہونے کی وجہ سے دنیا مذہب سے ہی بیزار ہوتی چلی جا رہی ہے اور مادی ترقیوں کی طرف سرپٹ چلی جا رہی ہے۔ اور ان ترقیوں کی وجہ سے ایسے خوفناک تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہو گئی ہے کہ ذرا سی ٹھوکر سے اس میں گر جانا ممکن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے تا کہ دنیا کو اس خطرناک دوراہے سے بچا کر صراط مستقیم پر ڈال دے اور دنیا حقیقی دین سے روشناس ہو جائے جو خیالی تصورات پر انحصار نہیں رکھتا بلکہ اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے خود عقل کو اپیل کرتا ہے تا کہ دنیا تثلیث سے نجات پا کر توحید کی قایل ہو اور سائنس کی یکطرفہ ترقیوں کے ضرر سے محفوظ ہو جائے۔

اسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حقیقی مقام متعین کر کے دنیا پر عظیم احسان کیا ہے۔ اور موجودہ عیسائیت کی جو تردید کی ہے یہ ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔

قرآن کریم نے جو استدلال کیا ہے وہ نہ صرف عیسائیوں کے لئے رہنمائی کرتا ہے بلکہ باقی تمام اقوام کے لئے بھی رہنمائی کرتا ہے جنہوں نے بندوں کو خدا تعالیٰ بنا لیا ہے اور جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانی جسم میں حلول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تجسم اختیار کرنا یا انسان کا الوہیت اختیار کرنا ایک ہی قسم کا شرک ہے۔ اس لئے جب ہم قرآن کریم کے استدلال کی روشنی میں عیسائیت کی تردید کرتے ہیں تو دنیا کو تمام خیالی مذاہب کے پنجہ سے آزاد کرانا چاہتے ہیں اور انسان اور خدا کے حقیقی صحت مندانہ تعلق کو واضح کر کے دنیا کو ان مشکلات سے بچانا چاہتے ہیں جن میں وہ "الوہیت مسیح" کے عقیدہ کی وجہ سے گر گئی ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی کے ساتھ کوئی عناد نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں محض انسانی ہمدردی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا ایک ایسا چراغ ہمیں عنایت فرمایا ہے کہ اس کی روشنی کی شعاعوں کی مدد سے ہم اندھیروں میں بھی گھس جاتے ہیں اور حتی الوسع اپنے ماحول کو جگمگا دیتے ہیں۔ اسلام نے ہمیں بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کی روشنی سے کوئی تاریک سے تاریک کونا بھی محروم نہ رہے۔ البتہ اسلام کا طریق کار وہ نہیں ہے جو مسیحؑ کے شاگردوں نے اختیار کیا اور دین کو ہی آخر میں مسخ کر کے رکھ دیا بلکہ اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ ہر صداقت کو خواہ چین میں ہو قبول کر لیتا ہے لیکن کذب کا پول کھولنے کے لئے کسی قسم کی مداہنت اختیار نہیں کرتا۔

اسلام ہمیں ہر قوم کے مذہبی پیشوا کی عزت کرنا سکھاتا ہے اور اگر ہم نے کبھی کسی پیشوا کے متعلق ایسی بات لکھی ہے جو بظاہر کڑوی معلوم ہوتی ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ نعوذ باللہ ہم کسی بزرگ کی توہین کرنا چاہتے ہیں بلکہ حوالوں سے ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ جس طرح اس بزرگ کے ماننے والوں نے اس کو پیش کیا ہے اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس بزرگ کی توہین ہوتی ہے۔ مثلاً عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ اتہام لگاتے ہیں کہ آپ نعوذ باللہ صلیب پر وفات پا کر لعنتی موت مرے تھے ہمارا دل ایسے خیال سے بھی کانپ اٹھتا ہے ہم مسیحیوں کو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جس طرح آپ یسوع مسیح کو پیش کرتے ہیں ایسا تو اللہ تعالیٰ تو کیا اللہ تعالیٰ کے ادنیٰ سے ادنیٰ نیک بندے کا حال بھی نہیں ہو سکتا۔

آخری قسط

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

رقم فرمودہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس معرکۃ الآراء تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ناروا ضبطی کے حکم کو حکومت مغربی پاکستان نے حال ہی میں واپس لیا ہے اس کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب آخری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

سوال ۳۔ قرآن میں انسان اور خدا کے ساتھ محبت کرنے کے بارے میں اور خدا کی انسان کے ساتھ محبت کرنے کے بارے میں کونسی آیتیں ہیں جن میں خاص محبت یا حُبّ کا فعل استعمال کیا گیا ہے۔

الجواب۔ واضح ہو کہ قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ واحد لاشریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کے رو سے بھی اسکو واحد لاشریک ٹھہراؤ جیسا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ جو ہر وقت مسلمانوں کے ورد زبان رہتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ الٰہ ولاہ سے مشتق ہے اور اس کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ یہ کلمہ نہ توریت نے سکھایا اور نہ انجیل نے۔ صرف قرآن شریف نے سکھایا اور یہ کلمہ اسلام سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ گویا اسلام کا مغز ہے یہی کلمہ پانچ وقت مساجد کے مناروں میں بلند آواز سے کہا جاتا ہے جس سے عیسائی اور ہندو سب چڑتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو محبت کے ساتھ یاد کرنا ان کے نزدیک گناہ ہے۔ یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللہ کے نہیں۔ پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے۔ پھر عصر کو بھی یہی آواز پھر مغرب کو بھی یہی آواز اور پھر عشاء کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے۔

پھر بعد اس کے لفظ اسلام کا مفہوم بھی محبت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ کے آگے اپنا سر رکھ دینا اور صدق دل سے قربان ہونے کے لئے تیار ہو جانا جو اسلام کا مفہوم ہے۔ یہ وہ عملی حالت ہے جو محبت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے اسلام کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف نے صرف قولی طور پر محبت کو محدود نہیں رکھا بلکہ عملی طور پر بھی محبت اور جانفشانی کا طریق سکھایا ہے۔ دنیا میں اور کونسا دین ہے جس کے بانی نے اس کا نام اسلام رکھا ہے؟ اسلام نہایت پیارا لفظ ہے اور صدق اور اخلاص اور محبت کے معنے کوٹ کوٹ کر اس میں بھرے ہوئے ہیں۔ پس مبارک وہ مذہب جس کا نام اسلام ہے۔ ایسا ہی خدا کی محبت کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

والذین اٰمنوا اشدّ حبًّا للہ

یعنی ایمان دار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔

فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشدّ ذکرًا

یعنی خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یعنی ان کو جو تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں یہ کہدے کہ میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اس قربانی کو ادا کرے۔ اور پھر ایک جگہ فرمایا کہ اگر تم اپنی جانوں اور اپنے دوستوں اور اپنے باغوں اور اپنی تجارتوں کو خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری چیزیں جانتے ہو تو الگ ہو جاؤ جب تک خدا تعالےٰ فیصلہ کرے۔ اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا

ویطعمون الطعام علیٰ حبّہ مسکینًا ویتیمًا واسیرًا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا

یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اس کے منہ کے لئے تمہیں دیتے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکرگزاری چاہتے ہیں

غرض قرآن شریف ایسی آیتوں سے بھرا پڑا ہے جہاں لکھا ہے کہ اپنے قول اور فعل کے رو سے خدا کی محبت دکھلاؤ اور سب سے زیادہ خدا سے محبت کرو۔ لیکن اس سوال کی یہ دوسری جز کہ قرآن شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ خدا بھی انسانوں سے محبت کرتا ہے؟ پس واضح ہو کہ قرآن شریف میں یہ آیات بکثرت موجود ہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور خدا نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور خدا صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ہاں قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں کہ جو شخص کفر اور بدکاری اور ظلم سے محبت کرتا ہے، خدا اس سے بھی محبت کرتا ہے۔ بلکہ اس جگہ اس نے احسان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

یعنی تمام دنیا پر رحم کرکے ہم نے تجھے بھیجا ہے اور عالمین میں کافر اور بے ایمان اور فاسق اور فاجر بھی داخل ہیں اور ان کے اوپر رحم کا دروازہ اس طرح پر کھولا کہ وہ قرآن شریف کی ہدایتوں پر چل کر نجات پا سکتے ہیں۔ میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت انسانوں سے اس قسم کی بیان نہیں کی گئی کہ اس نے کوئی اپنا بیٹا بدکاروں کے گناہوں کے بدلہ میں سولی دلوا دیا اور ان کی لعنت اپنے پیارے بیٹے پر ڈال دی۔ خدا کے بیٹے پر لعنت نعوذ باللہ خدا پر لعنت ہے۔ کیونکہ باپ اور بیٹا دو نہیں ہیں اور ظاہر ہے کہ لعنت اور خدائی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ پھر یہ بھی سوچو کہ خدا نے دنیا کے بدکاروں سے یہ کیسی محبت کی کہ نیک کو مارا اور بُرے سے پیار کیا یہ ایسا خلق ہے جس کی کوئی راستباز پیروی نہیں کر سکتا۔

اور اس سوال کی تیسری جز یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ انسان انسان کے ساتھ محبت کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن نے اس جگہ بجائے محبت کے رحم اور ہمدردی کا لفظ لیا ہے۔ کیونکہ محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص[1] اور نوع انسان کے لئے بجائے محبت کے خدا کے کلام میں رحم اور احسان کا لفظ ہے کیونکہ کمال محبت پرستش کو چاہتا ہے اور کمال رحم ہمدردی کو چاہتا ہے۔ اس فرق کو غیر قوموں نے نہیں سمجھا اور خدا کا حق غیروں کو دیا۔ میں یقین نہیں رکھتا کہ یسوع کے منہ سے ایسا مشرکانہ لفظ نکلا ہو بلکہ میرا گمان ہے کہ پیچھے سے یہ مکروہ الفاظ انجیلوں میں ملا دیئے ہیں اور پھر ناحق یسوع کو بدنام کیا گیا۔ غرض خدا کی پاک کلام میں بنی نوع کے لئے رحم کا لفظ آیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے تواصوا بالحق وتواصوا بالمرحمۃ یعنی مومن وہ ہیں جو حق اور رحم کی وصیت کرتے ہیں اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ

۱ خدا کی محبت انسان کی محبت کی طرح نہیں جیسی یہ دخل ہے کہ جدائی سے درد اور تکلیف ہو بلکہ خدا کی محبت سے مراد یہ ہے کہ وہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ایسا پیش آتا ہے۔ جیسا کہ محب پیش آتا ہے منہ

۲ محبت کا لفظ جہاں کہیں باہم انسانوں کی نسبت آیا بھی ہو اس سے درحقیقت حقیقی محبت مراد نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیم کی رو سے حقیقی محبت صرف خدا سے خاص ہے اور دوسری محبتیں غیر حقیقی اور مجازی طور پر ہیں منہ

یعنی خدا کا حکم یہ ہے کہ تم عام لوگوں کے ساتھ عدل کرو۔ اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم احسان کرو۔ اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم بنی نوع سے ایسی ہمدردی بجالاؤ جیسا کہ ایک قریبی کو اپنے قریبی کے ساتھ ہوتی ہے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ اس سے زیادہ دنیا میں اور کونسی اعلےٰ تعلیم ہوگی جس میں تمام بنی نوع کے ساتھ نیکی کرنا صرف احسان کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ درجہ جوش طبعی بھی بیان کر دیا جس کا نام ایتاءِ ذی القربیٰ ہے۔ کیونکہ احسان کرنے والا اگرچہ احسان کے وقت ایک نیکی کرتا ہے مگر جزا اور پاداش کا خواہاں ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ کبھی منکر احسان اور کافر نعمت پر ناراض بھی ہوجاتا ہے اور کبھی جوش میں آکر اپنا احسان بھی یاد دلاتا ہے۔ مگر طبعی جوش سے نیکی کرنا جس کو قرآن نے ذی القربیٰ کی نیکی کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ یہ درحقیقت آخری درجہ نیکی کا ہے جس کے بعد اور کوئی مرتبہ نیکی کا نہیں کیونکہ ماں کی نیکی بچہ کے ساتھ اور اسی کا رحم ایک طبعی جوش ہے اور ناکارہ شیرخوار سے کوئی شکر گزاری مطلوب نہیں۔

یہ تین درجے بنی نوع کی حق گزاری کے ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں۔ اب جب ہم توریت اور انجیل کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ایمانًا کہنا پڑتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں اعلیٰ درجہ کی حق گزاری سے خالی ہیں۔ بھلا ہم ان دونوں کتابوں سے اس تیسرے درجہ کی کیا توقع رکھیں ان میں تو پہلا اور دوسرا درجہ بھی کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ کیونکہ جس حالت میں توریت صرف یہودیوں کے لئے نازل ہوئی ہے اور حضرت مسیح بھی صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کیلئے بھیجے گئے ہیں تو ان کو دوسروں سے کیا غرض اور کیا تعلق تھا تا ان کی نسبت عدل اور احسان کی ہدایتیں بیان کی جاتیں۔ لہٰذا وہ تمام احکام بنی اسرائیل تک ہی محدود رہے اور اگر محدود نہیں تھے تو کیوں یسوع مسیح نے باوجودیکہ ایک عورت کے نالہ وفریاد کرنے کی آواز سنی اور اس کی عاجزانہ درخواست اس تک پہنچی تو پھر بھی یسوع نے اس پر رحم نہ کیا اور کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ پس جبکہ یسوع نے خود دوسروں کے لئے جو بنی اسرائیل سے خارج تھے رحم اور ہمدردی کا کوئی نمونہ نہ دکھلایا تو کیونکر امید کی جائے کہ یسوع کی تعلیم میں دوسری قوموں پر رحم کرنے کا حکم ہے۔ یسوع نے تو صاف کہدیا کہ میں دوسری قوموں کیلئے بھیجا ہی نہیں گیا تو اب ہم کیا امید رکھ سکتے ہیں کہ یسوع کی تعلیم میں غیر قوموں پر رحم کرنے کے لئے کچھ ہدایتیں ہیں۔ نہیں بلکہ یسوع کی تعلیم کا رخ صرف یہودیوں کی طرف ہے اور یسوع خود اپنے تئیں اس بات کا مجاز نہیں سمجھتا کہ دوسری قوموں کی نسبت کچھ ہدایتیں بیان فرمائے پھر وہ کیونکر عام طور پر رحم کی تعلیم دے سکتا تھا اور اگر انجیل میں یسوع کے اس کلمہ کے مخالف کہ میری تعلیم اور ہمدردی یہود تک محدود ہے کوئی اور کلمہ لکھا بھی گیا ہو تو بلاشبہ وہ کلمہ الحاقی ہوگا کیونکہ تناقض جائز نہیں۔

اسی طرح توریت کے پیش نظر بھی صرف یہودی تھے۔ اور توریت کی تعلیم کا بھی تمام پرواز یہودیوں کے سروں تک ہے لیکن وہ قانون جو عام عدل اور احسان اور ہمدردی کے لئے دنیا میں آیا۔ وہ صرف قرآن شریف ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ یعنی کہو۔ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں۔ اور پھر فرماتا وما ارسلنٰک الّا رحمۃً للعٰلمین۔ یعنی ہم نے تمام عالموں پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

سوال ۴۔ مسیح نے اپنی نسبت یہ کلمات "میرے پاس آؤ تم جو تھکے ماندے ہو کہ میں تمہیں آرام دوں گا" اور یہ کہ "میں روشنی ہوں۔ اور میں راہ ہوں۔ میں زندگی اور راستی ہوں" کیا بانیٔ اسلام نے یہ کلمات یا ایسے کلمات کسی جگہ اپنی طرف منسوب کئے ہیں؟

الجواب:- قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی ان کو کہدے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔ یہ وعدہ کہ میری پیروی سے انسان خدا کا پیارا بن جاتا ہے مسیح کے گذشتہ اقوال پر غالب ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں کہ انسان خدا کا پیارا ہو جائے۔ پس جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوب الٰہی بنا دیتا ہے اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نور رکھا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور۔ یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے اور یہ جملہ کہ تم تھکے ماندے ہو میرے پاس آجاؤ میں تمہیں آرام دوں گا یہ ایک لغو معلوم ہوتا ہے۔ اگر آرام سے مراد دنیا کا آرام اور بے قیدی ہے۔ تب تو یہ فقرہ بلاشبہ صحیح ہے۔ کیونکہ مسلمان مسلمان ہوتا ہے تو اس کو پانچ وقت کی نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ علی الصبح سورج سے پہلے صبح کی نماز کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ اور پانی سے گو موسم سرما میں کیسا ہی ٹھنڈا پانی ہو وضو کرنا پڑتا ہے اور پھر پانچ وقت مسجد کی طرف نماز جماعت کے لئے دوڑنا پڑتا ہے۔ اور پھر قریبًا ایک پہر رات باقی رہتے خواب شیریں سے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ غیر عورتوں کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچانا پڑتا ہے۔ شراب اور ہر ایک نشے سے اپنے تئیں دور رکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے مؤاخذہ سے خوف کر کے حقوق العباد کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ اور ہر ایک سال میں برابر تیس یا انتیس روز خدا تعالےٰ کے حکم سے روزہ رکھنا پڑتا ہے اور تمام مالی اور بدنی وجانی عبادت کو بجالانا پڑتا ہے۔ پھر جب ایک بدبخت جو پہلے مسلمان تھا عیسائی ہوگیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اتار لیتا ہے اور سونا اور کھانا اور شراب پینا۔ اور اپنے کو آرام میں رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور ایک دفعہ تمام اعمال شاقہ سے دستکش ہوجاتا ہے اور حیوانوں کی طرح بجز اکل وشرب اور ناپاک عیاشی کے اور کوئی کام اس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر یسوع کے گذشتہ بالا فقرہ کے یہی معنے ہیں کہ تمہیں آرام دوں گا تو بے شک ہم قبول کرتے ہیں کہ درحقیقت عیسائیوں کو اس چندروزہ سفلی زندگی میں بوجہ اپنی بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے۔ یہاں تک کہ ان کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ مکھی کی طرح ہر ایک چیز پر بیٹھ سکتے ہیں اور وہ خنزیر کی طرح ہر ایک چیز کھا سکتے ہیں۔ ہندو گائے سے پرہیز کرتے ہیں اور مسلمان سؤر سے۔ مگر یہ بلانوش دونوں ہضم کر جاتے ہیں۔ سچ ہے "عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن" سؤر کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں۔ یہاں تک کہ اس کا چھونا بھی حرام تھا۔ اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے مگر ان لوگوں نے اس سؤر کو بھی نہیں چھوڑا۔ جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سؤر بھی کھایا تھا؟ وہ تو ایک مثال میں بیان کرتا ہے کہ تم اپنے موتی سؤروں کے آگے مت پھینکو۔ پس اگر موتی سے مراد پاک کلمے ہیں تو سؤروں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں یسوع صاف گواہی دیتا ہے کہ سؤر پلید ہے کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مناسبت شرط ہے۔

غرض عیسائیوں کا آرام جو ان کو ملا ہے وہ بے قیدی اور اباحت کا آرام ہے لیکن روحانی آرام جو خدا کے وصال سے ملتا ہے اس کے بارے میں تو میں خدا کی دوہائی دے کر کہتا ہوں کہ یہ قوم اس سے بالکل بے نصیب ہے۔ ان کی آنکھوں پر پردے اور ان کے دل مُردہ اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سچے خدا سے بالکل غافل ہیں اور ایک عاجز انسان کو جو ہستی ازلی کے آگے کچھ بھی نہیں ناحق خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں برکات نہیں۔ ان میں دل کی روشنی نہیں۔ ان کو سچے خدا کی محبت نہیں بلکہ اس سچے خدا کی معرفت ہی نہیں۔ ان میں کوئی بھی نہیں۔ ہاں ایک بھی نہیں جس میں ایمان کی نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ اگر ایمان واقعی کوئی نعمت ہے تو بے شک اس کی نشانیاں ہونی چاہئیں۔ مگر کہاں ہے ایسا عیسائی جس میں یسوع کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں؟ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے اور یا عیسائی جھوٹے ہیں۔

دیکھو قرآن شریف نے جو نشانیاں ایمانداروں کی بیان فرمائی ہیں وہ ہر زمانہ میں پائی گئی ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایماندار کو الہام ملتا ہے ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے۔ ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ ایماندار کے شاملِ حال آسمانی تائیدیں ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ پہلے زمانوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی تھیں اب بھی بدستور پائی جاتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف خدا کا پاک کلام ہے اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔ اٹھو عیسائیو! اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے بے شک ذبح کر دو۔ ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمدؐ از قادیان

(ضلع گورداسپور) ۲۲ جون ۱۸۹۷ء

معاصرین سے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے

منقول از روزنامہ نوائے وقت ۵ جون ۱۹۶۳ء

لاہور میں مسلمانوں کے دو فرقوں کے درمیان فسادات ایک ایسا المیہ ہے جو اسلامی اخلاقی اور قومی ہر حیثیت سے قابل نفرین و مذمت ہے سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ ایک مسلمان نے دوسرے کے خون سے مذہب اور عقائد کے نام پر اپنے ہاتھ رنگے ہیں اور انھوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ وہ اس مذہب کے نام لیوا ہیں جس نے شرافت اور رواداری تحمل اور بردباری کی تعلیم دی ہے جس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دشمنوں کے بہیمانہ مظالم پر بھی ان کے حق میں ہمیشہ دعائے رحمت کی اور پھر یہ باہمی برادر کشی عاشورہ محرم کے دن تو اور بھی بعید از قیاس اور ناقابل تصور رہنی چاہئے۔ اس دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے نے حق و صداقت کے لئے اپنے اعزا اقربا اور جاں نثاروں کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا تھا۔

یہ ہماری بدبختی ہے کہ اس دن حق و صداقت کا علم ہر قیمت پر بلند رکھنے کا عزم صمیم کرنے اور خدا کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی خندہ پیشانی سے دینے کا جذبہ پیدا کرنے کی بجائے ہم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں سے اپنے دینی بھائیوں - اپنے ہمسایوں اور ہم وطنوں کو خاک و خون میں آلودہ کرنے کے درپے ہو جائیں یہ پاگل پن نہیں تو کیا ہے

یہ موقع الزام دہی یا کسی کی بے گناہی ثابت کرنے کا نہیں یہ خون کے آنسو رونے اپنے گریبان میں منہ ڈالنے اور اپنا ضمیر ٹٹولنے کا موقع ہے خواہ کوئی جس نے بھی براہ راست یا بالواسطہ ہوا دی اور جن لوگوں نے اسلام کے دامن کو خود اس کے حلقہ بگوشوں کے خون سے آلودہ کرنے کے گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے خواہ وہ کسی فرقے سے بھی تعلق رکھتے ہوں یکساں طور پر مجرم اور قابل مذمت ہیں ممکن ہے اس دنیا میں وہ کیفر کردار کو نہ پہنچ سکیں اور قانون انھیں اپنی گرفت میں لینے سے قاصر رہے لیکن انھیں یاد رکھنا چاہیئے کہ انھیں ایک دن علیم و خبیر خدا کو بھی منہ دکھانا ہے اور انسانی تعزیرسے بچ رہنے کے باوجود وہ عذاب الہی اور میدان حشر کی دار و گیر سے نہیں بچ سکیں گے افسوس ہم اسلام کے نام پر کشت و خون تو کر سکتے ہیں لیکن اسلام کی تعلیمات اور عقائد پر عمل کرنا نہیں جانتے۔

مسلمانوں میں موجودہ تفرقوں اور انتشار کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے اسلام کی تعلیم کو فراموش کر دیا ہے ہر فرقہ نے ایک خاص طرز کا اسلام ایجاد کر لیا ہے۔ ہر فرقہ کا یہ خیال ہے کہ صرف وہ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہے اور دوسرے فرقوں کے عقائد نہ صرف غیر اسلامی ہیں بلکہ تخریبی۔ تقریر اور عمل سے ان کی مسلسل مخالفت عین تقاضائے اسلام ہے۔ رواداری کے اس فقدان نے ہمارے دلوں کو تنگ اور نظر دل کو محدود کر دیا ہے آج صرف شیعوں اور سنیوں میں اختلافات نہیں ہیں مختلف فرقوں کے اندر بھی رواداری قطعی مفقود ہے اور وقتاً فوقتاً ایک ہی فرقے کے افراد اپنے دینی بھائیوں کی گردن پر چھری پھیرنے سے بھی قطعی گریز نہیں کرتے۔

نظریات اور عقائد میں لچک اور رواداری کے فقدان نے ہماری پوری اجتماعی زندگی کو مسموم کر دیا ہے یہی عدم رواداری کبھی سیاسی میدان میں ایک دوسرے پر بے محابا کیچڑ اچھالنے کی موجب بنتی ہے کبھی مشرقی اور مغربی پاکستان کے اختلافات کا روپ دھار لیتی ہے کبھی علاقائی یا لسانی تعصب اور برادری کی تفریق کا رنگ اختیار کر لیتی ہے کبھی مقامی اور مہاجر کی گروہ بندی کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے اگر ہم دنیا میں پنپنا اور ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس تنگ نظری اور تعصب کو ترک کر کے دوسروں کے احساسات اور جذبات کا احترام کرنا ہو گا۔

ہم ان روح فرسا جھگڑوں میں اس لئے بھی الجھ گئے ہیں کہ ہمارے سامنے کوئی نصب العین اور لائحہ عمل نہیں ہے ہمارا کارواں ظلمت اور ضلالت کی وادیوں میں بھٹک رہا ہے ہمارے سامنے کوئی راستہ ہے نہ منزل۔ اور جو لوگ قوم کی کشتی کے کھیون ہار بنتے ہیں وہ اسلام اور پاکستان کا نام صرف اپنی مخصوص اغراض کے لئے لیتے ہیں انھوں نے قوم کے لئے عمل اور جد و جہد کا کوئی واضح راستہ پیش نہیں کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام تعمیری باتیں سوچنے اور اپنی زندگی سنوارنے کے لئے کوئی ٹھوس کام کرنے کی بجائے تخریبی راستوں پر چل نکلتے ہیں اور ان کا احساس زیاں بڑی آسانی سے انھیں اپنی توانائیاں خود اپنے اور اپنے بھائیوں کے حق میں کانٹے بونے پر آمادہ کر دیتا ہے۔

لاہور میں جو آگ بھڑکی ہے وہ پہلے سے سلگ رہی تھی اور دو تین روز قبل اس سے دھواں بھی اٹھنے لگا تھا یہ آگ بھڑکنے اور کئی بیش قیمت جانوں کو خاکستر کرنے سے پہلے کیوں نہ بجھائی گئی؟ اس کوتاہی کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کی مکمل اور مفصل عدالتی تحقیقات ضروری ہے،

حکام کو جب یہ اطلاع ملی تھی کہ بعض شرارت پسند عناصر امن و امان کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں تو مناسب تھا کہ انتہائی سخت احتیاطی تدبیریں اختیار کی جاتیں اور یہ کوشش کی جاتی کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ ایک بھی انسانی جان کا نقصان نہ ہونے دیا جائے۔ تحقیقات کے بعد جو سرکاری اہلکار غفلت اور جو نام نہاد رہنما فرقہ وارانہ آگ بھڑکانے کے ذمہ دار پائے جائیں ان کو سخت اور عبرتناک سزائیں دی جائیں تاکہ یہ فتنہ آئندہ کبھی سر نہ اٹھا سکے۔

فرقہ وارانہ فساد میں جو لوگ جاں بحق اور زخمی ہوئے ہیں ان سے اور ان کے پسماندگان سے ہمیں دلی ہمدردی ہے۔ مگر ہمارے ملک کے مخلص لیکن سادہ لوح عوام آخر...... کب سوچیں گے کہ انہیں خود غرض رہنماؤں کا آلۂ کار نہیں بننا چاہیئے اور اتنی سیدھی سی بات بھی کیوں نہیں دیکھ سکتے کہ ان فسادات میں کبھی کسی عالم کسی لیڈر یا کسی عوامی رہنما کے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہتا اور ان کے غریب عقیدت مند اور جاں نثار پیروکار بڑی تعداد میں اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں۔

ربوہ ہائی سکولوں کے شاندار نتائج

احباب نے اخبار الفضل میں پڑھ لیا ہو گا۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نتیجہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۹۰ فیصدی سے اوپر ہے۔ امتحان دینے والوں میں سے نصف فرسٹ ڈویژن میں آئے ہیں اور تہائی سے کچھ زیادہ سیکنڈ ڈویژن میں طالبعلموں کے متعلق خیال ہے کہ وہ سرکاری وظیفہ حاصل کر لیں گے۔ یہ خبر اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت خوشکن ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اور اس کا سٹاف مبارکباد کا مستحق ہے۔ خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے کہ وہ اس اعلےٰ کامیابی کو قائم رکھ سکیں بلکہ اس پر بھی اضافہ کر سکیں۔ اللھم زد فزد

نظارت ہذا کی طرف سے ان کو تمام احباب سلسلہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے نظارت ہذا پھر خواہش کرتی ہے کہ جو احباب اپنے ذمہ تھوڑا سا مزید خرچ ڈال کر اپنی اولاد کو یہاں بھیج سکیں۔ تو وہ ان کے لئے نہ صرف برکت کا موجب ہو گا۔ بلکہ اگر ان بچوں سے کوئی سلسلہ کا سچا خادم نکل آیا تو وہ ان کے خاندان کے لئے صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ اب تو حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ ربوہ کے بورڈنگ کا خرچ ان کے اپنے گھروں کے خرچ سے زائد نہیں۔ ممکن ہے بعض صورتوں میں کم ہی ہو۔ کیونکہ یہاں وہ تکلفات نہیں ہیں جو ان کے گھروں میں طالبعلموں کو میسر ہیں اور بعض برائیوں سے بچنے کے سامان یہاں بہت زیادہ ہیں اور نیکی سیکھنے کے مواقع کہیں بڑھ کر ہیں یہاں صدر انجمن احمدیہ ایک خاصی رقم بورڈنگ ہاؤس پر خرچ کر رہی ہے اگر احباب اپنے بچوں کو اتنی تعداد میں بورڈنگ میں نہ بھجوائیں جس کے لئے بورڈنگ میں گنجائش موجود ہے۔ تو وہ خرچ ضائع جاتا ہے۔ دو صد کی گنجائش ہے اور اس وقت بورڈنگ میں لڑکے اس گنجائش کے نصف سے بھی کم ہیں۔ حالانکہ چاہیئے تو تھا کہ ہم بورڈنگ ہاؤس کی توسیع کرتے۔ کیونکہ اسلامی کیریکٹر بنانے کے لئے یہاں جو مواقع موجود ہیں۔ وہ باہر ہرگز موجود نہیں۔ اللہ کرے کہ یہ چند الفاظ مستعد دلوں پر اثر کریں۔ اور نظارت ہذا کو بھی ثواب کا موقع حاصل ہو جائے۔

مکرر یہ نصرت گرلز ہائی سکول کا نتیجہ بھی احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ چھیاسی فی صد کے قریب ہے۔ اور دو طالبات نے وظیفہ حاصل کیا ہے۔ چھیاسٹھ لڑکیوں میں صرف ۹ فیل ہیں۔ نظارت اس کے لئے بھی سفارش کرتی لیکن ابھی تک ان کے لئے بورڈنگ ہاؤس تیار نہیں ہو سکا خدا تعالےٰ کرے کہ یہ کام بھی جلد مکمل ہو جائے۔ (ناظر تعلیم)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۶۳ء

اراکین مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سہ ماہی دوم کا امتحان درج ذیل تاریخوں میں ہو گا۔

ربوہ ۱۴/۶/۶۳ اور بیرونجات ۱۶/۶/۶۳

نصاب حسب ذیل ہو گا۔

(ا) ترجمہ نصف اوّل پارہ پانچ

(ب) وضو۔ اذان۔ نیز مسجد میں آنے جانے کی ادعیہ ماثورہ۔

ازراہ کرم زیادہ سے زیادہ انصار اس امتحان میں شریک ہونے کی کوشش فرماویں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تحریکِ وقفِ ایام

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام جملہ مجالس کو سال کے شروع میں ہی بھجوا دیا گیا تھا۔ شعبہ اصلاح وارشاد کی سکیم کے تحت شق ۱۳ کی طرف میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ یہ شق حسب ذیل ہے:۔

"مجالس ایسے خدام بھی تیار کریں جو سال میں پورا مہینہ وقف کرنے کے لئے تیار ہوں ان خدام کے نام پیش از وقت مرکز میں بھجوا دئے جائیں تاکہ ان کا پروگرام بنایا جا سکے۔ اس سال ہر بڑی مجلس کم از کم ایک ایسا خادم جو پیغام پہنچانے کیلئے ایک ماہ وقف کر سکے ضرور دینے کی کوشش کرے"

مجھے امید ہے کہ مجالس نے مذکورہ بالا شق کے تحت کام کیا ہوگا۔ مگر مرکز میں ایسے خدام کے نام ابھی تک نہیں بھجوائے۔ عنقریب سکولوں اور کالجوں میں تعطیلات ہو رہی ہیں اس موقعہ پر ایسے خدام کافی تعداد میں مل سکتے ہیں۔ جو باحسن طریق پیغام حق پہنچا سکتے ہوں۔ پس اس بارہ میں جملہ مجالس تحریک کر کے نام بھجوائیں ان کے لئے پروگرام مجلس مرکزیہ کی طرف سے تیار کر کے انہیں ضرورت کے مطابق مختلف مقامات پر بھجوایا جا سکے گا۔ وقف کرنے والے خدام یہ بھی مطلع کریں کہ وہ کن تاریخوں میں وقت دے سکیں گے۔ یہ نہایت ضروری امر ہے قائدین اس سلسلہ میں خاص توجہ فرمائیں۔ یہ نام زیادہ سے زیادہ پندرہ جون تک آجانے چاہئیں۔

مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے احباب کیلئے اعلان

محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے اُن احباب اور خواتین کی خدمت میں جنہوں نے اس محلہ میں مکان بنوا لئے ہوئے ہیں یا مکانوں کے پلاٹ خرید رکھے ہیں درخواست ہے کہ اس محلہ کی مسجد کی تکمیل میں ابھی بہت سا کام باقی ہے محلہ کے کئی ایک دوستوں اور خواتین نے ابھی تک اس خانہ خدا کی تعمیر میں یا تو بالکل حصہ نہیں لیا یا لیا ہے تو برائے نام۔ کیا اُن کا دل نہیں چاہتا کہ وہ اپنے محلہ میں بنائے جانے والے خدا تعالےٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لے کر سعادت دارین حاصل کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کوئی بھی ایسا احمدی نہیں ہوگا جو یہ نہ چاہتا ہو کہ اس کے محلہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے سجدہ گاہ تعمیر نہ کی جائے۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ جن بہنوں اور بھائیوں نے ابھی تک اس مسجد کے لئے چندہ نہیں دیا۔ وہ جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ایک کنال پلاٹ والے کو یکصد اور نصف کنال والے کو نصف صد روپیہ ادا کرنا چاہیئے

خاکسار محمد شفیع۔ صدر دارالرحمت وسطی ربوہ

حضرت امیر المومنین کی صحت یابی کیلئے صدقہ

جماعت احمدیہ نبی سرروڈ نے حضور کی مکمل صحت یابی کے لئے بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل و عاجل شفا دے اور ان کا سایہ جماعت پر سالہا سال قائم رکھے۔ آمین ثم آمین

ایم غلام رسول کھچی۔ صدر جماعت احمدیہ
نبی سرروڈ۔ ضلع تھرپارکر

درخواست دعا

مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ اور بغرض علاج ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ تمام قارئین اخبار الفضل مکرم شاہ صاحب موصوف کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل دے کر مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (سردار عبدالغفور شاکر۔ واقف زندگی ربوہ)

احباب جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کے اطلاع کیلئے

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کشتی نوح کا خلاصہ موسومہ "ہماری تعلیم" مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پشتو ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ جو یہاں سے پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے سابق صوبہ سرحد کے نام بھیجا جا رہا ہے۔ فی الحال ہم اپنے اندازے سے یہ کاپیاں بھیج رہے ہیں۔ مگر ضرورت کے لحاظ سے جس جماعت کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو یا جو احباب تقسیم کی غرض سے اور کاپیاں چاہتے ہوں۔ وہ مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی مسجد احمدیہ جہانگیر پورہ پشاور شہر سے خط وکتابت کریں۔ اس کتاب میں اگرچہ اصل خطاب تو جماعت احمدیہ سے ہے مگر جیسا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس خلاصہ کے ابتدائی نوٹ میں وضاحت فرمائی ہے۔ ضمناً کئی حصص میں دوسرے مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ اس خلاصہ کا پشتو ترجمہ یوسف زئی پشتو میں ہے۔ جو خاکسار کی مادری زبان ہے۔ تاہم اگر ترجمہ میں کچھ خامی نظر آئے۔ تو درگزر سے کام لیتے ہوئے خاکسار کو اس سے مطلع فرمایا جاوے۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں ازالہ کیا جا سکے۔

یہاں یہ عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ اگرچہ محترم حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلسلہ کی تعلیم اور مسائل پر بہت زیادہ لٹریچر پشتو زبان میں شائع فرمایا ہے جس سے بے شمار لوگوں نے فائدہ اٹھا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اور جس کا ثواب قیامت تک حضرت قاضی صاحب کو پہنچتا رہے گا۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل کلام مبارک کا یہ پہلا پشتو ترجمہ ہے جو احباب کے سامنے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کے ارشاد کی تعمیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پس احباب خود بھی فائدہ اٹھاویں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں تک پہنچا کر اس مبارک تعلیم سے ان کو روشناس کرائیں۔ جس غرض کے لئے یہ ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے رحم و کرم سے نوازے۔ آمین

خاکسار شمس الدین۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور
مکان ۸۶/۱۰۸۲۔ محلہ جوگن شاہ۔ ڈگری۔ شہر پشاور

چندہ سالانہ اجتماع خدام احمدیہ

ہمارے رواں سال کے سات ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن مد چندہ سالانہ اجتماع کی آمد حسب خواہ نہیں ہو رہی۔ اب تو اجتماع بھی قریب آ گیا ہے۔ اور اجتماع کے انتظامات کے لئے اجتماع سے قبل رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجالس سے التماس ہے کہ اس چندہ کی طرف اب خصوصاً توجہ دیں اور ہر مجلس کوشش کرے کہ اس مد کا سارے کا سارا چندہ ماہ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جائے اس مد کے لئے سال کے اختتام کا انتظار نہ کریں۔

(مہتمم مال)

ٹائیفائڈ اور ہیضہ

مومن کا کام ہے کہ وہ ہر وقت چوکنا اور بیدار رہے اور رضا کارانہ خلق خدا کی خدمت اور مدد کے مواقع تلاش کرتا رہے چنانچہ آج ہیضہ اور ٹائیفائڈ پھیلنے کا خطرہ ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ جہاں انصار اللہ کے جملہ اراکین خود ہیضہ اور ٹائیفائڈ کے حفظ ماتقدم کے ٹیکے لگوائیں وہاں اپنے قریب کے دوسرے احباب میں بھی یہ نیک تحریک کرکے ثواب حاصل کریں اس طرح چند پیسوں کے خرچ سے بہت بڑی وباء کی روک تھام ہو جاتی ہے اور آپ کے دینی و دنیوی کاموں کی رفتار میں بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نیز اس طرح آپ بلاوجہ پیسہ اور وقت کا ضیاع بچا کر قومی دولت اور ملکی سرمایہ میں بچت کرنے والے ہوں گے۔ جزاکم اللہ۔

(نائب قائد ایثار انصار اللہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے لڑکے کریم احمد ناصر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام طارق محمود رکھا گیا ہے نومولود خاکسار کا پوتا اور مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ڈیرہ تاجر ڈھاکہ کا نواسہ ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے نومولود کے خادم دین، قرۃ العین اور با صحت لمبی عمر پانے کے لئے دعا فرمادیں۔

نیز عزیز کریم احمد کو گزشتہ سال چٹاگانگ میں دائیں بازو کی کہنی کی ہڈی ٹوٹنے کا حادثہ پیش آیا تھا۔ جو متواتر اپریشن اور علاج سے ابھی تک درست نہیں ہوا تھا کہ اچانک سائیکل پر سے گرنے کی وجہ سے اسی بازو پر چوٹ آگئی اس کے لئے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اس تکلیف سے نجات دے کر شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔

(ضیاء اللہ ارشد۔ صدر محلہ دار البرکات ربوہ)

۲۔ میرا چھوٹا بھائی سید نذیر احمد شاہ عرصہ تین ماہ سے بعارضہ ضعف جگر بیمار ہے خاندان دعی بہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز مذکور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں

حافظ سید بشیر احمد ہمدانی معلم گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا

۳۔ میری خالہ محترمہ کافی عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ خالہ صاحبہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

مرزا مبارک احمد دار الرحمت غربی ربوہ

اعلان نکاح

میرے بڑے لڑکے عزیز ڈاکٹر محمد اسلم ناصر بی۔ ڈی ایس سکنہ دوالمیال کا نکاح ہمراہ نیرہ پروین دختر صوبے دار میجر محمد احمد صاحب ای ایم ای لاہور مبلغ چار ہزار حق مہر کے عوض محترمی ملک فضل کریم خاں صاحب نے مسجد دار الذکر لاہور میں مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۶۳ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور احمدیت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

صوبیدار میجر محمد الدین۔ ای۔ ایم۔ ای۔

ضروری اور اہم خبریں

• منٹگمری، ۷ جون۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے اگرچہ بھارتی لیڈر دھوکہ دینے کے لئے ایسے اعلانات کر رہے ہیں کہ وہ پاکستان پر حملہ نہیں کریں گے لیکن ہم بھارت کے جارحانہ عزائم سے اچھی طرح آگاہ ہیں اور ہم دھوکہ میں نہیں آئیں گے۔ صدر ایوب آج شام منٹگمری سٹیڈیم میں بہت بڑے جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا بھارت بہت بڑی فوج بھرتی کر رہا ہے اور اس کی جنگی تیاریاں پاکستان کے سوا کسی کے خلاف نہیں آپ نے عوام کو چوکس رہنے کی تلقین کی اور کہا بھارت اس وقت اسلحہ کی جتنی بھاری مقدار جمع کر رہا ہے۔ وہ پاکستان کے لئے بہت بڑا خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔ صدر نے کہا بھارتی زعما ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ ان کی جنگی تیاریاں چین کے خلاف ہیں لیکن پاکستان سے متعلق بھارت ہمیشہ جانتا ہے کہ بھارت کے اصل ارادے کیا ہیں۔ صدر نے کہا اگرچہ اس وقت بھارت کی بعض فوجیں نیفا میں جمع ہیں۔ لیکن بھارتی لیڈر کسی وقت بھی انہیں پاکستان کی سرحد پر منتقل کر سکتے ہیں۔ بھارتی لیڈر کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے پاکستان کی سرحد سے بعض فوجیں منتقل کر دی ہیں۔ لیکن اس قسم کی باتیں اتنی تھوڑی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ کون نہیں جانتا کہ بھارت اپنے انتہائی دور افتادہ مقامات سے بھی زیادہ سے زیادہ دس دن میں پاکستان کی سرحد پر فوج منتقل کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا اس قسم کے اعلانات سے بھارت کی اصل غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہماری توجہ دوسری طرف منعطف کرا دے لیکن خطرے سے آنکھیں موند لینا کسی حالت میں بھی درست نہیں آپ نے کہا بھارت دنیا کو چین کے فرضی خطرے سے دھوکہ دے کر اسلحہ جمع کر رہا ہے اور اس کا یہ اقدام پاکستان کے لئے روز بروز زیادہ خطرات پیدا کر رہا ہے۔ صدر نے کہا کچھ وقت بھارت نے پاکستان کی سرحد پر بہت بڑی فوجیں جمع کر دی تھیں لیکن جب پاکستان نے احتجاج کیا تو بھارت نے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ فوجیں نیفا میں منتقل کر دیں۔ لیکن اس سے تو صورت حال میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

درخواست دعا

میرا لڑکا مسمی مشتاق احمد عرصہ ۷ ماہ سے معدہ میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

خاکسار نور احمد گوٹھ جال پور ڈاکخانہ دریا خان ضلع نواب شاہ

• تہران، ۷ جون۔ تہران ریڈیو کے اعلان کے مطابق کل تبریز میں بھی مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے وہاں بھی تہران کی طرح زبردست فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ یاد رہے پرسوں تہران میں بھی مارشل لاء نافذ کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر اسد اللہ عالم وزیر اعظم ایران نے بتایا کہ فساد کے متعدد سرغنہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور انہیں ہنگامی عدالت میں پیش کیا جائیگا آپ نے کہا یہ لوگ بہت بڑی سازش کر رہے تھے جس کا مقصد یہ تھا کہ بجلی، پانی، تعلیم، ثقافت اور اسی طرح کے بعض دوسرے مراکز کو تباہ کر دیا جائے۔

انڈیا ریڈیو کے اعلان کے مطابق تہران کے فسادات میں اس وقت تک چھیاسی افراد ہلاک اور کئی سو زخمی ہو چکے ہیں۔ فسادات زرعی اصلاحات اور عورتوں کو ووٹ دینے کے خلاف کئے جا رہے ہیں اور مظاہرین میں شیعہ علماء پیش پیش ہیں۔

• لاہور، ۷ جون۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے علماء اور سیاسی و معاشرتی زعماء سے پر درد منداﻧﮧ اپیل کی ہے کہ مختلف فرقوں میں مفاہمت پیدا کر کے خیر سگالی و باہمی اعتماد کی فضا پیدا کریں۔ آپ نے یقین دلایا کہ میری حکومت تحقیقاتی رپورٹوں کو سب سے زیادہ اہمیت دے گی اور اگر کوئی سرکاری ملازم لاپرواہی یا ادائیگی فرض میں کوتاہی کا مجرم پایا گیا۔ تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ اسی طرح جن لوگوں نے اشتعال انگیز اور افسوسناک جھگڑوں میں حصہ لیا انہیں سخت سزا دی جائے گی کیونکہ بھائیوں کا آپس میں لڑانے کا گھناؤنا جرم کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔

ملک امیر محمد خان نے یہ باتیں آج شام گورنر ہاؤس میں علماء اور سیاسی و سماجی زعماء کے ایک نمائندہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

• پشاور، ۷ جون۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ پاکستان اور افغانستان میں سفیروں کا تبادلہ اس ماہ کے آخر تک عمل میں آ جائے گا۔ مسٹر بھٹو کراچی سے پشاور پہنچ کر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے کہا ابھی تک کابل میں سفیر کی حیثیت سے مقرر کرنے کے لئے کسی شخص کا آخری انتخاب عمل میں نہیں لایا گیا۔ اس عہدے کے لئے بڑے قابل آدمی کی ضرورت ہے۔

وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی کہ سفیروں کے تبادلے سے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات مستحکم ہو جائیں گے۔

ایک ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

فضل عمر ہسپتال آپ کا اپنا قومی ادارہ ہے جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب و ملت کر رہا ہے اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے جس کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے احباب اس کے لئے عطایا جات دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ عطایا کی رقوم ہسپتال کی امانت "تعمیر ہسپتال" دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جا سکتی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

اعلان نکاح

۱۹ مئی ۱۹۶۳ء کی شام حلقہ فیض باغ لاہور میں مکرمی شیخ عبد القادر صاحب فاضل مربی سلسلہ نے مکرمی شیخ کرم الدین صاحب حال کینیڈا کی دونوں صاحبزادیوں کے نکاح کا اعلان کیا۔

مکرم شیخ کرم الدین صاحب کی طرف سے مکرمی خواجہ عبد الحیٔ صاحب بٹ وکیل مقرر تھے۔ عزیزہ فردوس بنت شیخ کرم الدین صاحب کا نکاح برادرم نعیم اللہ ناصر ملک ابن ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ہومیوپیتھ کے ساتھ آٹھ ہزار روپے مہر پر اور عزیزہ حلیمہ کشور بنت شیخ کرم الدین کا نکاح برادرم عبد الباسط بٹ ابن خواجہ عبد الحیٔ صاحب بٹ کے ساتھ آٹھ ہزار روپیہ مہر قرار پایا

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزرگان سلسلہ۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ از راہ کرم دعا فرمادیں کہ یہ دونوں رشتے ہر دو طرف کے تمام متعلقین کے لئے نیز جماعت و ملت کے لئے حسنات دارین کا موجب ہوں۔

نعیم اللہ خالق ابن ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ہومیوپیتھ اسماعیل حسین سٹریٹ گوالمنڈی لاہور

نوٹ:۔ اس تقریب کے موقعہ پر آپ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (منیجر الفضل)

قابل فروخت اراضی

احمد نگر متصل ربوہ میں دس ایکڑ آباد اراضی قابل فروخت ہے ٹیوب ویل لگا ہوا ہے خواہشمند احباب نظارت زراعت سے معلومات حاصل کر لیں۔ (ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری تصحیح

مورخہ ۴ جون ۱۹۶۳ء بروز منگل کے الفضل میں "انعامی بونڈ" کا جو اشتہار ... روپے سب آپ کے" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس کے متن کے دوسرے پیرا میں ایک غلطی ہو گئی ہے ... تک رکھے" کی